

## سودی رقم قبرستان کی تعمیر میں لگانے کا حکم

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-3338

تاریخ اجراء: 02 جمادی الاخریٰ 1446ھ / 05 دسمبر 2024ء

### دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

### سوال

مجھے انشورنس ملی ہے، اس میں سے میں نے جو رقم خود دی تھی وہ میں نے اپنے پاس رکھ لی ہے اور باقی سود ہے 10 لاکھ، کچھ رقم میں نے شرعی فقیر کو دے دی اور باقی رقم کے لیے میں چاہتا ہوں کہ گاؤں میں لوگ قبرستان کی چار دیواری نہیں بنا سکتے، جس کی وجہ سے جانور قبرستان میں آتے ہیں، تو کیا میں ان سود والے پیسوں سے بغیر ثواب کی نیت کے قبرستان کا کام کروا سکتا ہوں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سود لینا اور دینا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور اس سے حاصل ہونے والا مال، مالِ حرام ہوتا ہے اور سودی معاملہ ختم کر کے اس سے توبہ کرنا ضروری ہے، اور توبہ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس حرام مال سے چھٹکارا حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کے لیے یہ مال بغیر ثواب کی نیت کے کسی شرعی فقیر یعنی مستحق زکوٰۃ کو دے دیا جائے۔ پھر وہ چاہے تو اپنی مرضی سے وہ کل یا بعض رقم مسجد، مدرسے یا قبرستان کی دیوار بنانے وغیرہ دینی ضرورتوں کے لیے دے سکتا ہے۔ مگر سود کی رقم ڈائریکٹ مسجد، مدرسہ یا پھر قبرستان کی کسی بھی قسم کی تعمیر وغیرہ میں نہیں لگا سکتے۔

سودی رقم کے متعلق حکم شرع کی وضاحت کرتے ہوئے امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے فرمایا: ”یہی حکم سود وغیرہ عقود فاسدہ کا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں جس سے لیا بالخصوص انہیں واپس کرنا فرض نہیں بلکہ اسے اختیار ہے کہ اسے واپس دے خواہ ابتداء تصدق کر دے۔۔۔ ہاں جس سے لیا انہیں یا ان کے ورثہ کو دینا یہاں بھی اولیٰ ہے، کما نص علیہ فی الغنیۃ والخیریۃ والہندیۃ وغیرہا (جیسا کہ غنیہ، خیر یہ اور ہندیہ وغیرہ میں اس کی صراحت کی گئی

ہے۔) (فتاویٰ رضویہ، ج 23، ص 551، 552، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک سوال میں سود کا پیسہ صدقات و خیرات بالخصوص تعمیر مسجد میں لگانے کے متعلق سوال ہوا تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”سود حرام قطعی ہے اور اس کی آمدنی حرام قطعی اور خبیث محض ہے۔۔۔ زر حرام والے کو یہ حکم ہوتا ہے کہ جس سے لیا اسے واپس دے وہ نہ رہا اس کے وارثوں کو دے پتہ نہ چلے تو فقراء پر تصدق کرے، یہ تصدق بطور تبرع و احسان و خیرات نہیں بلکہ اس لئے کہ مال خبیث میں اسے تصرف حرام ہے اور اس کا پتہ نہیں جسے واپس دیا جاتا لہذا دفع خبیث و تکمیل توبہ کے لئے فقراء کو دینا ضرور ہو اس غرض کے لئے جو مال دفع کیا جائے وہ مساجد وغیرہ امور خیر میں صرف کہ خبیث ہے اور یہ مواضع خبیث کا مصرف نہیں، ہاں فقیر اگر لے کر بعد قبول و قبضہ اپنی طرف سے مسجد میں دے دے تو مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 17، ص 252، 351، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat  
www.fatwaqa.com

**Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)**



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net